بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر۔14 مدیر۔نعیم احمد نیرّ **جلسہ سالانہ نمبر** ماہ ،تبوک 1388 ہجری شمسی، بمطابق ستمبر 2009ء شمارہ نمبر 9

سرزمین جرمنی میں جماعت احمدیہ کا 34واں جلسہ سالانہ اپنی عظیم و بابرکت روایات کے ساتھ مئی مارکیٹ (من ہائیم شہر) میں مورخہ 14 تا 16 اگست بخیر وخوبی منعقد ہوا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بنفس نفیس شمولیت اور 32 ہزار سے زائد شمع خلافت کے پروانوں سے نصائح وحکمت سے پُر، روح پرور خطابات

اللہ کرے ہم حضرت مسیح موعودؑ سے کیئے گئے عہد بیعت کو ہمیشہ نبھانے والے بنیں اور آپؑ کی دُعاؤں کے وارث بنیں

44 ممالک سے نمائندگان واہم ملکی شخصیات کی جلسہ سالانہ میں شرکت اور حاضرین جلسہ سے خطاب

9 زبانوں میں رواں ترجمہ کا جدید آلاتِ صوت کے ذریعہ انتظام

مسلم ٹی وی احمدیہ انٹر نیشنل کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی تمام دُنیا میں براہ راست دیکھی و سُنی گئی

محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ جرمنی کا 34واں جلسہ سالانہ 14 تا 16 اگست 2009ء کو اپنی عظیم روایات کے ساتھ منعقد ہو کر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس جلسہ سالانہ میں بنفس نفیس شمولیت فرمائی اور حاضرین جلسہ کو جو شمع خلافت کے گرد جمع تھے، اپنے نصائح وحکمت سے پُر، روح پرور خطابات سے نوازا۔مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی تمام دُنیا میں براہ راست دیکھی وسُنی گئی۔ایک عالم نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نصائح سنیں اور آپ کے دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی کیں۔جلسہ میں 32 ہزار سے زائد مسیح محمدی کے پروانوں نے شرکت کی، تقاریر سنیں نیز عبادات و ذکر الٰہی میں وقت گزارا اور اس روحانی مائدہ سے فائدہ اٹھایا۔

جلسہ کی کارروائی کا 9 زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام تھا۔جسے مردانہ وزنانہ جلسہ گاہ میں جدید آلات صوت کے ذریعہ بیک وقت سُنا جا سکتا تھا۔اس سے مردانہ وزنانہ جلسہ گاہ میں روزانہ اوسطاً 450 مہمانان نے فائدہ اُٹھایا۔اس مرتبہ ترجمانوں کے لئے سپیشل کیبن منگوائے گئے تھے جن کے اندر ساؤنڈ پروف سسٹم لگا ہونے کی وجہ سے باہر کا شور اندر نہ جا سکتا تھا۔اس سال بھی چھوٹے بچوں والی خواتین کے لیئے علیحدہ مارکی کا انتظام تھا تا دوسری مارکی میں یکسوئی کا ماحول میسر ہو۔مردانہ جلسہ گاہ میں 116 ناظمین اور زنانہ جلسہ گاہ میں 48 ناظمات نے دن رات محنت سے اپنے فرائض ادا کیئے۔اس سال لجنہ کی طرف ایک نظامت (حفاظت اسٹیج) کا اضافہ کیا گیا۔

مورخہ 3 اگست کو جلسہ سالانہ کی تیاری کا کام شروع ہوا۔مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب افسر جلسہ سالانہ، مکرم حیدر علی ظفر صاحب افسر جلسہ گاہ، مکرم حافظ مظفر عمران صاحب افسر خدمت خلق نے کارکنان وقار عمل کو ہدایات سے نوازا، حفاظتی تدابیر کی طرف توجہ دلائی۔مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی جو افسر جلسہ گاہ بھی ہیں، نے دُعا کروائی۔اور اس کے بعد جلسہ کی تیاری کے لیئے وقار عمل کا کام شروع ہوا۔18 ہزار مربع میٹر سے زائد رقبہ پر 122 چھوٹے بڑے خیمہ جات نصب کرنے کے علاوہ شعبہ جات نے اپنے اپنے شعبہ کے کام بھی مکمل کیئے۔وقار عمل کے لئے مختلف جماعتوں سے روزانہ اوسطاً 400 افراد تشریف لاتے رہے۔وقف عارضی برائے وقار عمل کے تحت 75 افراد نے مئی مارکیٹ میں مستقل قیام کیا۔ماسوائے دو تین احباب کے جو معمولی زخمی ہوئے، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سب کو محفوظ رکھا۔11 دن میں 4500 خدام، انصار واطفال نے تیاری جلسہ سالانہ میں حصّہ لیا۔مورخہ 13 اگست کو شام معائنہ سے پہلے، تیاری کا کام بروقت مکمل ہو گیا، الحمدُ للہ۔

فرنکفرٹ ایئرپورٹ سے مہمانوں کو لانے، لے جانے کا انتظام احسن طریق پر متحرک رہا۔شعبہ استقبال کی طرف سے من ہائیم ریلوے اسٹیشن پر کارکنان استقبال، مہمانوں کی راہنمائی کے لئے موجود رہے علاوہ ازیں متعدد ویگنیں مہمانوں کو جلسہ گاہ لانے، لے جانے میں مصروف رہیں۔مئی مارکیٹ میں مہمانوں کی آمد پر شعبہ کی طرف سے لاؤڈ سپیکر پر اھلاً و سھلاً و مرحبا وغیرہ کے الفاظ سے اُن کا استقبال کیا جاتا رہا۔شعبہ امانات میں سامان جمع کروانے کا اعلیٰ انتظام کیا گیا تھا۔مہمانوں کو اس طریق سے کافی سہولت رہی

دُور دُور سے آنے والے ملکی و غیر ملکی مہمانوں کے لیئے شعبہ رہائش نے متعدد انتظامات کیئے تھے۔اجتماعی رہائش گاہوں جن کی مردانہ و زنانہ دونوں اطراف سہولت موجود تھی، کے علاوہ اپنے خاندانوں سمیت جلسہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کے لیئے اپنے ذاتی خیمہ جات لگانے کی سہولت بھی مہیا کی گئی۔جن کو الگ سے پارکنگ، ٹائلٹ اور باتھ روم کی سہولت فراہم کی گئی۔اس سال پرائیویٹ خیمہ جات کی تعداد 700 سے تجاوز کر گئی اور جگہ کی کمی محسوس کی گئی۔اس کے علاوہ 7 ہوٹلوں میں تبشیر، مختلف ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں اور جرمنی سے شامل ہونے والے مہمانوں کو ٹھہرایا گیا۔مہمانوں کو ہوٹلوں سے جلسہ گاہ لانے اور لے جانے کا انتظام بھی تھا۔امسال حاضری میں اضافہ کے پیش نظر خواتین کی مارکی کو وسیع کیا گیا تھا۔علاوہ ازیں مئی مارکیٹ کے پختہ ہال میں جو آٹھ ہزار مربع میٹر پر مشتمل ہے اور مردانہ جلسہ گاہ کے لیئے استعمال ہوتا ہے، جگہ کی واضح کمی محسوس کی گئی جس پر احباب نے قریب قریب ہو کر دوسروں کے لیئے جگہ بنائی۔اتنی وسعتوں کے باوجود یہ تنگیاں اور پھر اس پر یہ اضافے حضرت مسیح موعودؑ کے الہام ’’وَسِّعۡ مَکَانَکَ‘‘ کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

تینوں دن صبح شعبہ تربیت کے کارکنان نے اونچی آواز

میں درود شریف پڑھ کر احباب کو بیدار کیا۔حضور انور کی خطبہ جمعہ میں باجماعت نمازوں کے ساتھ ساتھ اجتماعی نماز تہجد کے انتظام سے فائدہ اٹھانے کی تلقین کے بعد نماز تہجد کی حاضری میں نمایاں اضافہ ہوا،الحمدللہ۔

جلسہ سالانہ میں متعدد معزز مہمانان جن میں حکومتی و سیاسی پارٹیوں کے نمائندگان نیشنل وصوبائی اسمبلی کے ممبران، شہروں کے میئرشامل تھے ،نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔مرکزی وزیر محنت نے جلسہ کے شرکاء کے لیئے خیر سگالی کا پیغام بھجوایا۔اس کے علاوہ مشہور اخبارات کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔اور اپنے اخبارات میں جلسہ کے متعلق خبریں شائع کیں،آرٹیکل وغیرہ لکھے۔

امسال گرمی کی وجہ سے اور شوائن فلو کی روک تھام کے لئے متعدد افراد کوطبّی امداد فراہم کی گئی۔شعبہ طبّی امداد میں احمدی ڈاکٹر ،خدام و مقامی عملہ رات دن چوکس اور خدمت خلق میں مصروف رہا۔

شعبہ ضیافت کے تحت مہمانوں کے لیئے 4 علیحدہ علیحدہ جگہوں پر طعامگاہوں کا انتظام کیا گیا تھا۔لنگر خانہ میں انواع و اقسام کے کھانوں جن میں آلو گوشت، دال، چاول، پلاؤ، قیمہ،حلوہ شامل ہیں،کی روزانہ 150 سے 250 کی تعداد میں دیگیں پکتی رہیں۔اس کے علاوہ احباب مئی مارکیٹ کے اندر لگے بازار سے بھی مختلف قسم کے کھانوں سے لطف اندوز ہوئے۔

MTA نے اس سال ایک نیا پروگرام شروع کیا جس میں ناظرین فون کے ذریعہ اپنے پیغامات براہ راست دے سکتے تھے۔

امسال بھی متعدد شعبہ جات نے احباب کی سہولت کی خاطر اپنے اپنے عارضی دفاتر قائم کیئے ہوئے تھے جن میں اشاعت،رشتہ ناطہ،ہومینیٹی فرسٹ،سمعی بصری ، وصیت ،وقف نو، تعلیم، سومساجد،خدمت خلق،تجنید، شامل ہیں۔اطفال کے لیئے بھی ایک ٹینٹ لگایا گیا تھا۔

اشاعت کے اسٹال پر اس سال Lichtblick نامی نیا جرمن رسالہ متعارف کروایا گیا۔اس کے علاوہ نصاب وقف نو جرمن زبان میں اور مجلس انصاراللہ جرمنی کی طرف سے الناصر کا خصوصی شمارہ ’’سیّدنا مسرور ایدہ اللہ تعالیٰ نمبر‘‘ پہلی مرتبہ پیش کیا گیا۔اس کے علاوہ فروخت کے لیئے پیش کی جانے والی نئی کتب میں،روحانی خزائن کی پہلی۱۲ جلدوں پر مشتمل سیٹ ،کامیابی کی راہیں ہر دو حصص ،سوونیئر جرمنی و قادیان ، خلافت کی اہمیت اور برکات، زوجاجہ ،مساجد ،انوارلعلوم ۱تا ۱۸وغیرہ شامل تھیں۔

اس مرتبہ رجسٹریشن بذریعہ جماعتی شناختی کارڈ ہوئی۔جو احباب کارڈ بھول آئے تھے یا جن سے گم ہو گئے تھے نیشنل مجلس عاملہ کے فیصلہ کے مطابق اُن کو عارضی کارڈ بنادیئے گئے۔امسال جلسہ سالانہ کی کُل حاضری 32734 تھی۔’’یاتیکَ مِن کُلِ فَجٍ عَمِیق‘‘ کے الہام کے مطابق دُنیا بھر کے 44 ممالک سے حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان تشریف لائے۔نمایاں حاضری والے ممالک میں UK تعداد 1560 ،بیلجیم 351 ،سویٹزرلینڈ 194 ،ہالینڈ 177 ،شامل ہیں

اس کے علاوہ مشہور اخبارات کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ملکی اخبارات نے جلسہ سالانہ کے متعلق رپورٹس شائع کیں جن میں مندرجہ ذیل اخبارات شامل ہیں:۔ Mannheimer Morgen, Bild, Rhein-Necker Zeitung. اسکے علاوہ کئی اخبارات نے اپنے انٹرنیٹ ایڈیشنز میں جلسہ کے متعلق رپورٹس لکھیں۔ان میں Stimme.de , Bild.de اسی طرح دیگر روزنامے شامل ہیں۔جرمن خبررساں ایجنسی DPA نے پریس ریلیز جاری کی جس کے حوالہ سے ملک کے کئی اخبارات نے جلسہ کے انعقاد کے متعلق لکھا۔اخبار Mannheimer Morgen نے اپنی 15 اگست کی اشاعت کے ایک آرٹیکل کی سرخی لگائی ’’عبادات ،تقاریر، ذاتی محاسبہ۔تیس ہزار مسلمانوں کا مئی مارکیٹ میں اجتماع‘‘ مزید خبر میں لکھا:۔احمدیہ جماعت ’’امن‘‘ کے ماٹو کے تحت امسال اپنا جلسہ سالانہ منعقد کررہی ہے۔احمدیوں کے لیئے اسکی قریباً وہی اہمیت ہے جو جرمنی میں عیسائیوں کے لیئے انکے مذہبی اجتماع کی ہوتی ہے۔جرمنی بھر سے اور کئی دوسرے یورپین ممالک سے تیس ہزار کے قریب مسلمان من ہائیم میں جمع ہوئے ہیں۔پچھلے کئی سالوں سے یہ جلسہ مناسب محلِ وقوع کی وجہ سے من ہائیم میں منعقد ہو رہا ہے۔اس موقع پر کئی احمدی جلسہ گاہ میں خیمہ جات میں عارضی رہائش اختیار کرتے ہیں۔امام جماعت بھی یہاں رونق افروز ہوتے ہیں۔

تقریب معائنہ: مؤرخہ 13 اگست 2009ء بروز جمعرات شام کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مئی مارکیٹ میں تشریف آوری ہوئی۔حضور انور کے استقبال کے لئے افسر صاحب جلسہ سالانہ مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب،افسر صاحب جلسہ گاہ مکرم حیدرعلی ظفر صاحب، افسر صاحب خدمت خلق مکرم حافظ مظفرعمران صاحب نائب افسران جلسہ سالانہ،لوکل امیر من ہائیم اور نیشنل و مقامی صدر لجنہ من ہائیم موجود تھیں۔علاوہ ازیں تیاری کے ناظم صاحب اپنی ٹیم اور 75 احباب وقف عارضی برائے وقار عمل کے ساتھ موجود تھے۔ احباب جماعت نے نعرے لگا کر اور ہاتھ ہلا کر حضور کا استقبال کیا۔حضور انور نے ان احباب کو مصافحہ کا شرف عطا کیا۔

اس کے بعد حضور انور مردانہ وزنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے اور کچھ شعبہ جات کا معائنہ فرمایا۔جس کے بعد حضور انور مردانہ جلسہ گاہ میں داخل ہوئے۔ہال کے جس حصہ میں ترجمانی کے کیبن لگائے گئے تھے اس کا معائنہ فرمایا۔ہال میں تمام شعبہ جات کے ناظمین تین اطراف ترتیب سے اپنے اپنے شعبہ کے نام کی تختی کے پیچھے کھڑے تھے اور ان کے پیچھے کچھ فاصلہ پر ان کے معاونین کھڑے تھے۔حضور انور نے تمام ناظمین کو مصافحہ کا شرف عطا کیا اور پھر اسٹیج پر تشریف لا کر تقریب کا آغاز فرمایا۔قرآن کریم کی تلاوت کے بعد اردو و جرمن ترجمہ پیش کیا گیا۔اس کے بعد حضور انور نے تشہد وتعوذ کے بعد جلسہ کے کارکنان سے سے مختصر خطاب فرمایا اوران کو نصائح سے نوازا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں کارکنان کی تعریف کی کہ اب وہ اور نئی نسل میں سے آنے والے ڈیوٹی میں کافی ماہر ہوگئے ہیں نیز فرمایا کہ ہر ڈیوٹی والا فرض کرلے کہ اُس نے مسکراتے رہنا ہے،سلام کو رواج دیں،گند پڑا دیکھیں تو ڈسٹ بن میں ڈال دیں،نماز وقت پر ادا کریں اس میں سستی نہ کریں۔حضور انور نے دُعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام کروایا۔

اس سے اگلی تقریب حضور انور کا جلسہ کے کارکنان کے ساتھ ضیافت میں شرکت تھی۔اس سلسلے میں ضیافت کے وسیع خیمے میں اس کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔خواتین کی طرف بھی کارکنات کے لیئے ضیافت کا اہتمام کیا گیا تھا۔تمام کارکنان کو ضیافت کے خیمہ میں جانے کی ہدایت کی گئی اور اس دوران حضور انور دیگ صفائی مشین کے معائنہ کے لیئے تشریف لے گئے۔اس سال دیگ مشین کی کارکردگی کو بڑھایا گیا ہے۔پچھلے سال ایک دیگ دھونے پر ایک منٹ صرف ہوتا تھا۔جب کہ اب دس تا تیس سیکنڈ لگتے ہیں۔اس سال جلسے کے دوران 95% دیگیں مشین سے دھوئی جاتی رہیں۔اس کے بعد حضور انور ضیافت کے خیمے میں تشریف لائے اور کچھ دیر بعد کھانے کا آغاز ہوا جس میں تقریباً 2000 کارکنان و اراکین نیشنل عاملہ جرمنی،مربیان کرام و دیگر عہدہ داران کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کھانا کھانے کا اعزاز حاصل ہوا۔دُعا کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔پھر شام نو بجے حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کروا کر بڑے ہال میں پڑھائیں۔

مورخہ 14 اگست بروز جمعۃ المبارک

جلسہ سالانہ کے پہلے روز حسب سابق 04:20 پر نماز تہجد ہوئی۔ 05:15 پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر پڑھائی جس کے بعد مربی سلسلہ مکرم عبدالباسط طارق صاحب نے اردو و جرمن زبان میں درس القرآن دیا۔آپ نے ’’اسلام سلامتی کا مذہب ہے‘‘ کے بارہ میں قرآن شریف کے حوالہ سے بتایا۔آج جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا۔کارکنانِ جلسہ صبح سے ہی مستعد نظر آرہے تھے۔احباب جماعت کی گہما گہمی بڑھتی نظر آرہی تھی جو اپنی گاڑیوں کو پارک کرنے کے بعد رجسٹریشن کے مراحل میں سے گزرتے ہوئے جلسہ گاہ میں داخل ہورہے تھے اور خواتین اپنے جلسہ گاہ میں داخل ہو رہی تھیں۔اس بار بھی پارکنگ کا انتظام مئی مارکیٹ سے ملحقہ ائیرپورٹ کی پارکنگ میں کیا گیا تھا جسے ایک پُل کے ذریعہ مئی مارکیٹ سے ملایا گیا ہے۔البتہ معذور افراد اور ناظمین وکارکنان کے لیئے مئی مارکیٹ کے سامنے والی پارکنگ میں بھی محدود انتظام تھا۔اشیاء ضرورت مئی مارکیٹ میں لے جانے کے لیئے ’’ڈیلیور پاس‘‘ بھی جاری کیئے گئے تھے۔

تقریبِ پرچم کشائی

دوپہر 14:00 بجے حضور انور قیام گاہ سے مئی مارکیٹ کے مین گیٹ کے سامنے سے ہوتے ہوئے پرچم کشائی کی تقریب کے لئے تشریف لے گئے۔احباب کی کثیر تعداد وہاں پر پہلے سے ہی موجود تھی۔سب نے حضور انور کو دیکھ کر خوشی سے نعرہ ہائے تکبیر اور خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعرے لگائے اور ہاتھ ہلا کر اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔خدام واطفال ’’لبیک یا امامنا لبیک سیدی‘‘ کے ترانے گا رہے تھے۔حضور انور جوں ہی پرچم کشائی کے لیئے بنائے گئے چبوترے کے راستے پر پہنچے تو بچوں نے آپ پر سرخ گلاب کی پتیاں نچھاور کیں حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ اس کے ساتھ ہی نیشنل امیر صاحب جرمنی مکرم عبداللہ واگس صاحب نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔اور اس کے ساتھ ہی فضا نعروں سے گونج اٹھی۔اس تمام منظر کو MTA کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست نشر کیا جارہا تھا۔مردانہ وزنانہ جلسہ گاہ میں اس منظر کو بڑی سکرین پر موجود افراد نے دیکھا۔اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دُعا کروائی اور مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ جرمنی کا افتتاح

پرچم کشائی کے بعد حضور انور نے مردانہ ہال میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔خطبہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ الحمدُ للہ آج جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ میرے اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے حوالہ سے جلسہ سالانہ کے مقاصد بیان فرمائے ، یہ کہ جلسہ سے کیسے دینی فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے،معرفت الٰہی میں ترقی کی توفیق ملے ،آپس میں محبت،پیار،اخوت اور بھائی چارہ بڑھانے کا ذریعہ ہے،تا دینی سرگرمیوں کی طرف توجہ پیدا ہو۔حضور انور نے اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے ان مقاصد کے حصول کے لیئے جلسہ سالانہ کے پروگراموں میں شاملین جلسہ کو بھرپور طریق سے شامل ہونے کی نصیحت فرمائی اور خاطور پر فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ تین دن اجتماعی نماز تہجد کے انتظام سے بھی فائدہ اُٹھانے کی تاکید فرمائی۔مزید فرمایا کہ ان تین دنوں میں اللہ کے فضل اور رحم سے عین ممکن ہے کہ اگر

دُعائیں کریں تو بہت سوں کو پھر تہجد مستقل پڑھنے کی عادت بھی پڑ جائے گی۔

حضور انور نے ان دنوں میں دینی باتیں سن کر اپنا علم بڑھانے اپنی دینی اور روحانی حالت کو سنوارنے اور خدا تعالیٰ کی معرفت میں بڑھنے کی نصیحت فرمائی۔ اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی معرفت میں بڑھنے کے لیئے عبادات اور ذکر الٰہی بہت اہم ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے لیکن اس کے حصول کے لیئے خدا تعالیٰ نے ہمیں کوشش کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کے ذریعہ ہمیں خدا تعالیٰ کا یہی پیغام ملا ہے کہ تم ایک قدم آؤ میں دوقدم بڑھوں گا تم چل کر آؤ میں دوڑ کر آؤں گا۔ پس یہ قدم بڑھانے اور چل کر خدا تعالیٰ کی طرف جانے کے عمل پہلے ہمیں کرنے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ اپنی وسیع تر رحمت کی وجہ سے ہمارے اُٹھنے والے قدموں کی گنتی کوئی گنا بڑھا دے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ نفس میں تبدیلی اور روحانی بیماریوں کو دور کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا: اگر نیکی کی کوشش ہوتی ہے تو وہ آگے بچے بھی دیتی ہے۔ جو اپنا مال قربان کرتا ہے وہ دوسروں کا مال کھانے کی کوشش نہیں کرتا۔ غصہ وغیرہ بشری کمزوریاں ہیں، اگر پاک تبدیلی کی کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ اس کے بدنتائج سے محفوظ رکھتا ہے۔ ان دنوں میں جائزے لیں، بہت دُعائیں مانگیں، نیکیوں میں آگے بڑھنے کی خواہش ہو۔ کارکنان کو فرمایا کہ وہ اس بات پر خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ حسن خلق سے پیش آنا ان کا فرض ہے۔ آنے والے مہمانوں کے لیئے بھی یہ ایک خوشی ہے کہ ہم ان لوگوں میں شامل ہوئے جو اس الہام "یاتون من کل فج عمیق" کو پورا کرنے والے بنے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ کرے ہم حضرت مسیح موعودؑ سے کیئے گئے عہد بیعت کو ہمیشہ نبھانے والے بنیں اور آپ کی دُعاؤں کے وارث بنیں۔ دنیا کی چمک دمک اور ہماری نفسانی اغراض کبھی ہمیں ان برکات سے محروم نہ کریں جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت سے حقیقی وابستہ رہنے والوں کے لیئے مقدر فرمائی ہیں۔

حضور انور نے جماعت کی پاکستان کے علاوہ مختلف ممالک میں مخالفت کا ذکر کیا اور ملائشیا کے جلسہ کے کامیاب انعقاد کے لیئے دُعا کی تحریک کی۔ حضور انور نے جلسہ میں سیکیورٹی کے حوالے سے محتاط رہنے اور اسی طرح گیٹ پر حفاظتی ڈیوٹی دینے والوں کو بھی ذمہ داری سے ڈیوٹی دینے کی نصیحت فرمائی۔ شوائن فلو کے حوالے سے فرمایا کہ ہومیوپیتھی لیں یا فوری طور پر ہسپتال سے رجوع کرنا چاہیئے۔

(خطبہ کا متن الفضل انٹرنیشنل میں پڑھا جا سکتا ہے)۔ نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی کے بعد وقفہ ہوا۔

مورخہ 14 اگست

اجلاس اول:

شام پانچ بج کر بیس منٹ پر جلسہ کے پہلے دن کے پہلے اجلاس کا آغاز ہوا جس کی صدارت مکرم ومحترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ طارق محمود چیمہ صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ الاحزاب کی آیات ۲۹ تا ۳۵ تلاوت کیں جس کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ کو حکم دیا ہے "اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دے کہ اگر تم دُنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مالی فائدہ پہنچاؤں اور عمدگی سے ساتھ تمہیں رخصت کروں......" اِن آیات کا اُردو ترجمہ مکرم محمد انیس صاحب نے پڑھا۔

> **ان دنوں میں جائزے لیں، بہت دُعائیں مانگیں، نیکیوں میں آگے بڑھنے کی خواہش ہو**

اس کے بعد مکرم مصوّر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام "شانِ اسلام" سے منتخب اشعار "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" خوش الحانی سے پڑھے۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے باری باری حکومتی وسیاسی پارٹیوں سے تعلق رکھنے والے مہمانان کا تعارف کروایا اور انہیں حاضرین سے مختصر خطاب کی دعوت دی سب سے پہلے Dr Peter-Kurs جناب ڈاکٹر پیٹر کورس صاحب جو سوشل ڈیموکریٹک پارٹی (SPD) سے تعلق رکھتے ہیں اور من ہائیم شہر کے لارڈ میئر ہیں، نے اپنی تقریر میں امیر صاحب اور ممبران جماعت کو شہر من ہائیم وشہر کی انتظامیہ کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ انہوں نے اس بات میں خوشی کا اظہار کیا کہ جلسہ سالانہ کے من ہائیم میں منعقد ہونے سے اس شہر کا بین الاقوامی تشخص اجاگر ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ من ہائیم کے ساتھی شہر (Partner city) "حیفہ" کے میئر نے بھی مجھ سے بات چیت کے دوران ذکر کیا کہ حیفہ میں بھی جماعت احمدیہ کے ممبران کا اچھا نمونہ ہے۔

آپ کا ماٹو "محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں"، بہت اچھا اور اہم پیغام ہے۔ ہم بھی اس کے حق میں ہیں کہ اسے دُنیا میں پھیلانا چاہیئے۔

ہمارے شہر کی چارسو سالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ رواداری اور باہمی اعتماد اس شہر کی ترقی میں مد ثابت ہوئے ہیں۔ اور اس کے فقدان کے زمانہ میں ترقی رک گئی۔ اس شہر میں 170 مختلف اقوام اور مذہبی روایات کے حامل لوگ رہتے ہیں۔ ایک ساتھ رہنے کے لیئے ضروری ہے کہ آپس میں رواداری اور اعتماد کا رشتہ قائم رہے۔ ایک عام شہری کے لیئے بھی ضروری ہے کہ وہ اس میں اپنا مثبت کردار ادا کرے۔ مثلاً یہاں ایک مذہب کے نام پر مشترکہ پروگرام ہوا تھا........ جماعت احمدیہ نے اس میں بھی حصہ لیا تھا۔ میں آپ کی جماعت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ وہ یہاں کے دوسرے معاشرتی پروگراموں میں حصہ لیتی ہے مثلاً نئے سال کے موقع پر صفائی کا پروگرام۔ اس سال کے آخر پر آپ کی جماعت ایک مسجد کا یہاں افتتاح کرے گی۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ اس نئی مسجد کے افتتاح سے ہمارے تعلقات میں خوشگوار اضافہ ہوگا اور یہ مسجد بین المذاہب مباحث میں ایک اچھا کردار ادا کرے گی۔ میری خواہش ہے کہ آپ کا جلسہ کامیاب ہو اور آپ یہاں سے خوشگوار یادیں لے کر جائیں۔

مکرم امیر صاحب نے اس کے بعد جناب ڈاکٹر مشل گونتھر مائسٹر صاحب Dr. Michael Günther Meister- جن کا تعلق کرسچن ڈیموکریٹک پارٹی (CDU) سے ہے اور جرمن وفاقی پارلیمنٹ کے رکن ہیں، کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ آپ مالی امور کے ماہر ہیں اور ان کے حلقہ میں ہماری مسجد بشیر واقع ہے جہاں حال ہی میں آپ نے موجودہ مالی بحران پر ایک پروگرام میں شمولیت کی۔

مشل صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں مکرم امیر صاحب اور دُنیا سے آئے ہوئے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ مزید یہ کہ میں جلسہ گاہ میں گھوما پھرا ہوں، ہر جگہ میرا گرم جوشی سے استقبال کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہمارے معاشرے میں مذاہب کے بارہ میں پُر امن بات چیت ایک اہمیت رکھتی ہے، ایک قیمتی متاع ہے۔ باہم احترام سے بات چیت کرنے سے ایک دوسرے کو موقع ملتا ہے کہ وہ کسی معاملہ کو مختلف انداز سے دیکھیں۔ دوسرے امور کے علاوہ روا داری اور بات چیت **انٹیگریشن** کے لیئے ضروری ہیں اور **انٹیگریشن** یہاں کی سیاست کے لیئے ایک ضروری امر ہے۔ 2006ء سے یہاں اس موضوع پر تین کانفرنسیں ہو چکی ہیں۔ حکومت نے ایک **انٹیگریشن** پلان ترتیب دیا ہے ہمیں اس کے مطابق چلنا ہوگا۔ معاشرہ میں ہمارا رہنا باہمی اتحاد، احترام اور مشترکہ ذمہ داریوں پر مشتمل ہوگا تو ہماری اجنبیت کی دیوار گرے گی، اس سے ہم سب کا فائدہ ہوگا آپ لوگ آئندہ بھی مختلف مذاہب کے درمیان بات چیت کروانے کا کردار ادا کرتے رہیں۔ میں جلسہ کی کامیابی کا خواہش مند ہوں اور آپ کی دعوت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Heinz Grunwald جناب ہائنس گرون والڈ صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے مکرم امیر صاحب نے کہا کہ یہ ہمارے بہت پُرانے شناسا ہیں۔ اسائلم میں مشکلات دور کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے انہیں کہا تھا۔ نیڈر بائرن کے حکومتی سربراہ (صدر) بھی ہیں۔

جناب گرون والڈ صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں مکرم امیر صاحب اور احمدیہ مسلم جماعت کا دل سے شکریہ ادا کیا کہ آپ لوگوں نے مجھے یہاں بلایا ہے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے حوالے سے بتایا کی آپؒ نے احمدیوں کے اسائلم کیس میں مدد کرنے کا کہا تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ میں سے بہت سے اب یہاں پناہ لینے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ اور بہت سے کافی عرصہ سے مقیم ہیں تو اب ضروری ہے کہ آپ لوگ معاشرہ میں اچھی طرح جذب (**انٹیگریٹ**) ہو جائیں۔ یہ اس لیئے بھی ضروری ہے کہ آپ ثابت کر دیں کہ اسلام میں وسعت حوصلہ ہے اور اسلام ایک امن پسند مذہب ہے۔ جناب گرون والڈ صاحب نے کہا کہ حضورؒ نے **انٹیگریشن** کے بارہ میں بہت سی باتیں کہیں تھیں جن میں سے دو باتیں مجھے یاد ہیں۔ نمبر ا:۔ زبان کا سیکھنا نمبر ۲:۔ روایات (treditions) کا اپنایا جانا۔ ان کی بنیاد اسلامی تعلیمات میں موجود ہیں۔ سائنس دان کہتے ہیں کہ **انٹیگریشن ایک** جاری رہنے والا عمل ہے۔ اس سے مقامی لوگوں میں بھی اور باہر سے آنے والوں میں بھی تبدیلی آتی ہے۔ آپ یہاں مذہبی زندگی گزارنا چاہتے ہیں جبکہ یہ معاشرہ سیکولر ہے۔ ممکن ہے اس طرح آپ کو یہاں مشکلات کا سامنا ہو۔ ہم ایک دوسرے کو لمبے عرصہ سے جانتے ہیں اس لیئے مجھے اجازت دیں تو میں معاشرے میں عورت کے مقام کے بارہ میں کچھ کہوں۔ (عورت کے مقام میں) جرمنی میں بھی سو سال پہلے نمایاں فرق تھا۔ اس کی بہتری کے لیئے بہت سارا کام ہو چکا ہے اور مزید کام ابھی ہونا ہے۔ ہوسکتا ہے میں حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) سے اس سلسلہ میں بات کروں۔ میں کامیاب جلسہ کی تمنا کرتا ہوں۔

مکرم امیر صاحب نے اگلے مہمان کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ جناب Wolfgang Erichson- ولف گانگ صاحب جو گرین پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اور ہائیڈل برگ شہر کے میئر برائے انٹی گریشن ہیں، اب آپ سے مخاطب ہوں گے۔ ان سے ہمارا تعلق اس طرح ہے کہ ان کے شہر ہائیڈل برگ میں ہماری جماعت ہے۔ جناب ولف گانگ صاحب نے اپنی مختصر سی تقریر میں امیر صاحب جرمنی کا شکریہ ادا کیا اور شہر ہائیڈل برگ کی انتظامیہ کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ آپ نے بتایا

Vol. 14 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 9
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email:akhbar3@yahoo.com

کہ ہائیڈل برگ پہلا شہر ہے جس نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک الگ میئر ہو جو **انٹیگریشن** کے لیئے کام کرے۔ نیز کہا کہ ہمارے لیئے خوشی کی بات تھی کہ آپ کی جماعت ہمارے پاس مسجد تعمیر کرنے کی خواہش لے کر پہنچی۔ بات چیت کے بارہ میں عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے کہا تھا کہ یہ دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ وہاں مسجد بنائیں گے۔ اس خاص وجہ سے بھی یہاں آنا میرے لئے خوشی کا باعث ہے۔ انہوں نے جلسہ میں شریک ہونے کو اپنے لیئے ایک اعزاز قرار دیا اور شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد آج کی پہلی تقریر اُردو زبان میں مکرم مولانا لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے بعنوان ''آنحضرت ﷺ کی **شخصیت ،روایاتِ ازواج مطہرات کی روشنی میں**'' کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بیان فرمایا کہ شخصیت کی تعمیر انسان کے کردار اور اخلاق سے ہوتی ہے۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کی پیاری شخصیت کے مختلف پہلوں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اسلام سے پہلے عرب قبائل کے کچھ نوجوانوں نے معائدہ کیا تھا کہ وہ مظلوم کی مدد کریں گے، اس معاہدہ میں آپؐ بھی شریک تھے۔ چنانچہ جب ابو جہل نے ایک عرابی بدّو سے اونٹ خرید کر اُس کی قیمت ادا نہیں کی تو عرابی کی درخواست پر آپؐ نے نہایت جرأت سے پیسے واپس دلوادیئے۔ سیرت نگاروں کا تجزیہ ہے کہ بیوی اپنے خاوند کے کردار کا سب سے زیادہ قریب سے مشاہدہ کرنے والی ہوتی ہے۔ آپ کی ازواج مطہراتؓ اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ آپؐ ساری ساری رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ انہیں اندھیری راتوں کی عبادتوں کا نتیجہ تھا کہ پُشتوں کے بگڑے، الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ آپؐ کے اخلاق عین قرآن کریم کے مطابق تھے۔ آپؐ لوگوں سے حسن سلوک کرتے تھے، لوگوں کے بوجھ اُٹھاتے تھے، مہمان نوازی کرتے تھے، مصیبت کے وقت دوسروں کی مدد کرتے تھے۔ آپؐ کو ساری قوم نے صادق اور امین کا خطاب دیا تھا۔ مکرم مربی صاحب نے بتایا کہ آپؐ نہایت سادہ زندگی گزارتے تھے، نرم خُو تھے، چہرہ پر تبسم قائم رہتا، کسی پر ہاتھ نہیں اُٹھایا، گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹا دیا کرتے تھے، تمام بیویوں سے یکساں سلوک روا رکھا۔ غرض کہ آپؐ اعلیٰ اخلاق پر قائم تھے جس کی اللہ تعالیٰ نے خود گواہی دی ہے۔

اس تقریر کے بعد مکرم احمد اسماعیل صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا کلام ''نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا'' خوش الحانی سے پیش کیا۔

اگلی تقریر اُردو زبان میں مکرم مولانا محمد احمد ارشد صاحب مربی سلسلہ جرمنی کی تھی جس کا عنوان ''**قرآن کریم ،جسمانی اور روحانی ضروریات کا کفیل**'' تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعودؑ کے حوالہ سے بتایا کہ قرآن کریم تمام شعبہ ہائے زندگی کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس میں وہ سب کچھ مہیا کر دیا جس کی انسان کو حاجت تھی۔ اسی طرح انسان کی روحانی تکمیل اور تربیت کے لیئے اپنا کلام ''قرآن'' بھیجا۔ تمام بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ قرآن کا یہ امتیاز ہے کہ ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے۔ بلکہ نبیوں کی طرح کر سکتا ہے۔ ہاں مگر یہ تاریخی حقیقت ہے کہ قرآن سے بے رخی کے نتیجہ میں برکات سماویہ سے محرومی ہے۔ مذہب کی اغراض کو صرف قرآن ہی پورا کرتا ہے باقی تمام کتب خاموش ہیں۔ یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے۔ جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا۔

اس کے بعد مکرم مرتضیٰ منان صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم ''دُشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو'' پڑھی۔

اگلی تقریر بھی اُردو زبان میں راہ مولیٰ میں قربانیوں کی داستانوں کو زندہ کرنے والے اور ابتلاؤں کی بھٹی سے شناسا مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی کی بعنوان ''راہ مولیٰ میں قربانیوں کی داستان'' ہوئی۔ آپ نے سورۃ آل عمران کی آیات کی تلاوت کے بعد بتایا کہ راہ مولیٰ میں قربانیوں کی داستان اتنی ہی پُرانی ہے جتنی کہ انسانیت کی تاریخ۔ تمام انبیا کو راہ مولیٰ میں تکالیف اُٹھانی پڑیں۔ مسلمانوں کو تو اتنی تکالیف دی گئیں کی وہ پکار اُٹھے ''اللہ کی مدد کب آئے گی''۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے پہلوں کا نقشہ یوں کھینچا کہ پہلے وہ لوگ بھی گزر چکے ہیں جن کا گوشت لوہے کے کانٹوں سے نوچا گیا، جن کے سروں پر آرے چلائے گئے مگر ان کے قدموں میں لغزش نہ آئی۔ ہاں شہدائے احمدیت بھی اب اپنے خون سے وہی تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ آج جو ثمر ہم کھا رہے ہیں ،انہیں قربانیوں سے ہمیں ملیں ہیں۔ اسلام کے زندہ ہونے کے لیئے جو فدیہ کا مطالبہ ہے وہ اصلاح نفس ہے، نظام وصیت میں شمولیت ہے، وقف نو بچوں کے لیئے نیک نمونہ ہے، رزق حلال سے مالی قربانی ہے، ہجرت کو اللہ کی طرف ہجرت بنانا ہے۔ قربانی کا لفظ قرب سے نکلا ہے۔ مکرم مربی صاحب نے یاد دلایا کہ ترقی کے زمانہ میں حسد کی آگ ضرور بھڑکتی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح رابعؒ کے حوالہ سے بتایا کہ یہ زمانہ جرمنی میں بھی آسکتا ہے۔ تب امن و سلامتی صرف اللہ کی حفاظت میں ہے۔

اس تقریر کے بعد پہلے روز کے اجلاس کا اختتام ہوا۔ اس کے ساتھ ہی وقفہ برائے طعام ہوا۔ رات نو بجے احباب جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز مغرب و عشاء ادا کیں۔ (باقی آئندہ انشاءاللہ)

بلندیٔ پرواز

(مقصود احمد علوی، جرمنی)

قسط نمبر پنجم و آخری قسط

تربیت اور نرم رویہ

اصلاح احوال کا کام نرم رویّہ اور پیار کا متقاضی ہوتا ہے۔ ایک اچھا طبیب اپنے مریض سے اُس کی بیماری کی وجہ سے ناراضگی کا اظہار نہیں کرتا بلکہ اُس سے ہمدردی اور محبت سے پیش آتا ہے۔ ڈاکٹروں اور نرسوں کو خاص طور پر یہ تربیت دی جاتی ہے کہ اُنہوں نے ہر حال میں مریضوں سے اپنے رویے کو نرم رکھنا ہے اور اُن سے ہمدردی کرنی ہے۔ اگر کسی کا بیٹا یا بیٹی خدانخواستہ بیمار پڑ جائے تو کس طرح والدین اُس سے خاص طور پر نرم رویہ اختیار کرتے ، اُس کیلیئے تڑپ تڑپ کر دعائیں کرتے اور علاج معالجہ کیلیئے بھاگ دوڑ کرتے ہیں۔ پس اصلاح طلب افراد کی تربیت کا پہلا اور بنیادی گُر یہی ہے کہ اُن کیلیئے انسان اپنے دل میں سچی ہمدردی اور سوزش پیدا کرے اور اس طرح اُن سے اپنے تعلقات قائم کرے کہ وہ اُسے اپنا سچا غم خوار اور خیر خواہ سمجھنے لگ جائیں۔

تربیت کی خاطر سزا اور اسکی معافی:

بعض احباب کو مقاطعہ یا اِخراج از نظامِ جماعت کی سزا ہو جاتی ہے۔ لازم ہے کہ اِن سے برتاؤ کے حوالہ سے نظامِ جماعت کی ہدایات کو مدِّ نظر رکھا جائے اور ایسے افرادِ جماعت کو سزا کا احساس ہونے دیا جائے تا کہ اُنہیں اپنے کیئے پر ندامت ہو اور اپنی اصلاح کا موقع ملے۔ اُنہیں بھی چاہیئے کہ سزا کو دل سے قبول کریں، سزا کی وجہ کو دور کریں اور اپنی معافی کا فکر کریں۔ اِس کے بعد جب خلیفۂ وقت اُنہیں معاف کر دیتے ہیں تو اُنہیں سزا یافتہ کی نظر سے دیکھتے رہنا اور اُن سے امتیازی سلوک کرنا درست نہیں۔ اس قسم کے سلوک کی وجہ سے بعض لوگ بددل ہو کر یا تو ضائع ہو جاتے ہیں یا پھر نظام سے اُن کے تعاون میں کمی آجاتی ہے۔ بعض استثنائی صورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ بعض افراد کو اپنی کسی انتہائی غلط حرکت کی وجہ سے جب سزا ہوتی ہے تو معافی کے باوجود معاشرہ میں پہلی سی عزت ملنی مشکل ہوتی ہے۔

حرفِ آخر

بہتر تربیتی معیار کے باوجود ہر وقت ہی ضرورت رہتی ہے کہ ہم اپنا جائزہ لیتے رہیں اور غور وخوض کے بعد اپنے معیاروں کو بلند سے بلند تر کرنے کیلیئے کوشش کرتے رہیں۔ تربیت ایک وسیع موضوع ہے اور اس مضمون میں اِس کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ بعض اہم اور بنیادی نوعیت کے امور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ اگر ہم اِنہیں پیشِ نظر رکھتے ہوئے تربیتی اور اصلاحی پروگراموں کی منصوبہ بندی کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے زیادہ بہتر نتائج نکل سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

جَلسہ سَالانہ جَماعت احمدیہ ۱۹۴۰ء

نغمۂ اکمل
صفحہ ۲۶۲

جماعت کا سالانہ جلسہ پھر آیا — خُدا وندِ عالَم نے یہ دن دکھایا
تِرا شُکر مَولیٰ کہ ہم تیرے بندے — کہ جن کو بہت سے ہیں دُنیا میں دَھندے
تِری پاک بَستی میں پھر جمع ہوں گے — لِئے ہاتھوں میں نُور کی شمع ہوں گے
اندھیرا جَہاں ہے اُجالا کریں گے — ترے دِین کا بول بالا کریں گے
تِرا نام پَھیلانے کی آرزو ہے — اِسی وَاسطے گَردِش کُو بکُو ہے
پھر اسلام کی شان ہم کو دکھا دے — ہدایت اشاعت کی رَاہیں بَتادے
زمانے میں شورِش ہے برپا مِٹادے — مِٹا کر وُہی امن و راحت بڑھا دے
تِرا ذِکر ہو شَغل ہر دَم ہمارا — کہ تُو نے ہی ہر کارِ مُشکل سَنوارا
ترقّی ہَمیں دِین و دُنیا کی دِیجو — کِسی جا کِسی وَقت رُسوا نہ کیجو
مسیحِ مُحمّدؐ کے ہیں ہم سلامی — جِسے تُو نے دِی نعمتِ ہم کلامی
دُرود و سلام اُن پہ نازِل دَوامی — ہَمیں اُن کی سچّی ہو حاصِل غُلامی